وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

باغ ربانی و فیض عزیز

۱۳۲۱ھ

در مطبع ... حیدرآباد دکن بزیور طبع آراسته شد

نہین تعریف ہو سکتی خدا کی
جسے جو شئے مناسب تھی عطا کی

ہمین غم بھی دیا راحت بھی دی ہے
ہمارا خالقِ یکتا وہی ہے

غرض توام کیا شادی و غم کو
نہ پہونچیگا کوئی اُس کے کرم کو

تعالی اللہ عجب احسان ہے ہم پہ
دیا ہم کو محمد ﷺ سا پیمبر

محمد ﷺ کو کیا سالارِ خلقت
محمد ﷺ کو کیا غمخوارِ خلقت

محمد ﷺ سرورِ ہر دو جہان ہے
محمد ﷺ رہبرِ کُل مرسلان ہے

کرین تعریف کیونکر مصطفی ﷺ کی
وہ اصلِ نورِ حق اور ہم ہین خاکی

کہان ہم اور مدحِ شاہِ لولاک ﷺ
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

سببِ تالیف - بندۂ ناچیز مُعرّا از شعور و تمیز محمد عبدالعزیز کان اللہ لہ واحسن اللہ احوالہ و عاقبتہ آمین (ابن غلام محمد احسنی) عرض کرتا ہے کہ اِن دنون اسبات کا خیال میرے دل مین آیا کہ (جیسا آگے اِسکے ۹ ذی حجہ سنہ ١٣١٧ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندا تو بیشک لامکان ہے ترا جلوہ نہین یارب کہان ہے

نہین کس جا تری جلوہ نمائی تری جا ہمنے ہر رگ رگ مین پائی

نہان ہے تو کہین ظاہر کہین ہے تصور ہو جہان تیرا وہین ہے

تری ہی ذات کا جلوہ ہے سب مین خوشی مین عیش مین رنج و تعب مین

کیا پیدا غم و شادی کو توام رکھا گہ شاد تونے گاہ پرغم

کسی کو وصل جانان سے کیا شاد کسی کو ہجر سے رکھا ہے ناشاد

کیا زیب سرِ طاؤس افسر پنہایا قمریون کو طوق یکسر

دیا لالہ کو داغ اور گل کو خلعت جگر پر اسکے صدمہ اسکے فرحت

باوصف کثرتِ دُنیا کے دین سے بہت خبردار تھے للٰہی کاموں
مین بیدریغ بہت کچھہ صرف کیا مرحوم موصوف کی مُدبری
و داد و دہش مثلِ روزِ روشن ظاہر و مشہور ہے۔ ع
در گدائے ذکر شاہی خوب نیست ٭ جملہ اولاد کے حقوق
ادا کرکے راقم الاثم کے لئے (جو اصغرِ اولاد تھا) کئی ہزار
کا باغ بن وغیرہ چھوڑ گئے۔ یہ فعل شاید مالک الملک کے
منظور نہ ہوا لعدہ متروکہ کی ایسی تباہی ہوئی کہ ناگفتہ بہ حبۂ سیاہ
بندہ کے ہاتھہ نہ آیا۔ عَرَفْتُ رَبِّی بِفَسْخِ الْعَزَائِمْ
سرد و گرم زمانہ کا ذائقہ چکھنے کے بعد مسبب الاسباب نے
بے منتِ مخلوق محض اپنے فضل و کرم سے مین نے جسقدر
مانگا تھا برابر اسکے چہار چند عنایت فرمایا اور مجھے اسبات
کا یقین ہوگیا کہ جو شخص تدبیر نہین کرتا اوسکے لئے اور سے
تدبیر ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَرَبُّكَ يَخْلُقُ

مین نصائحِ عزیزیہ اور ۲۷ رجب المرجب ۱۳۱۹ھ ہجری
مین عزیز الاخلاق فی نصائح الآفاق ۱۳۱۹ - برخوردارم میان
محمد عبدالرحمٰن سلمہٗ المنّان احمد عبداللہ
سلمہ اللہ تعالیٰ کے لئیے لکھا ہے (وبنظر وفور خواہش واصرار
بے شمار بعض احباب مودت انتساب انکو طبع وتقسیم بھی کیا
الحمد للہ علی حلمہ بعد علمہٖ وعلی عفوہ بعد قدرتہٖ
مطبوعہ طبع خاص وعام ہوا جبکہ بتائیدِ ایزدی وتوفیقِ صمدی
برخورداران مسطورین کو طلبِ حق دامنگیر ہو (خدایتعالیٰ انکو
بہرہ ور کرے) تو ابتدا مین کونسی علوم کا سیکھنا ضرور ہے
بعدہٗ علی التسلسل کن کن کتب کا مطالعہ مفید وقریب الفہم
اہم ہے لکھون تاکہ انکا شک یقین سے متبدل ہو جاوے
(اس موقع مین یہ لکھنا میرا بے موقع نہین کہ والدِ مرحوم کو خدا
جنتِ فردوس مین جگہ دے خوش حال وفارغ البال ونہایت سربرآوردہ تھے

وہ تیری نہین ہو سکتی اور مَاکَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ کے دو معنے
ہو سکتے ہین - ایک یہ کہ وہ لوگ اِس لایق نہین کہ اونکے لئے
اختیار حاصل ہو اور وہ اوسکے مستحق ہون - دوسرے یہ کہ
ہمنے اونکو اختیار نہین دیا اور اس امر کا مستحق نہین بنایا
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالىٰ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ یعنے اللہ تعالی
اِس سے پاک ہے کہ اوسکے آگے اونکا اختیار چلے اور اس
آیت سے یہ ظاہر ہو گیا کہ جو شخص اللہ کے ساتھہ اختیار کا
دعوی کرے وہ مشرک ہے لسانِ حال سے دعوی ربوبیت
کا کر رہا ہے اگرچہ زبانی اُس سے برائت ظاہر کرتا ہو الخ -
پس بقدرِ احتیاج دنیا پر قناعت کرین - اگر ثروت حاصل ہو تو
اُسیمین منہمک نہون فقیرانہ گذران کرین کہ فقرا بمقابلہ اغنیا (۵۰۰
سال پیشتر داخل بہشت ہونگے اور صلہ رحمی مطمح نظر رکھین -
زاید چیز خرچ کرنے مین بخیلی نکرین - اور موجود شئے عطا کرنے

مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ سُبْحَانَ اللهِ وَتَعَالیٰ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ
یعنے تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ مختار ہے-
مخلوق کو کچھہ اختیار نہین- اللہ مشرکون کے شرک سے پاک اور
برتر ہے- تنویر فی اسقاط التدبیر مین اِس آیت کی یون تفسیر ہے
کہ بندے کو لازم ہے کہ اللہ تعالی کے سامنے کچھہ تدبیر نہ کرے
کیونکہ جب وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے تو تدبیر بھی جو چاہے کریگا
جو پیدا کرنیکا مالک نہین وہ تدبیر کا بھی مالک نہین چنانچہ فرمایا
اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ یعنے کیا پیدا کرنیوالا
اور نہ پیدا کرنیوالا برابر ہوسکتا ہے ایا تم نصیحت نہین قبول کرتے
اور مختار سے معلوم ہوتا ہے کہ اختیار مین وہ یکتا ہے اور
اوسکے افعال صادر بالاضطرار نہین بلکہ وہ صفت اختیار کے
ساتھہ موصوف ہے اب بندہ پر لازم ہے کہ اپنا اختیار اور
تدبیر اللہ کے سامنے ساقط کردے کیونکہ جو صفت اوسکی ہے

عمل کرین تو زینۂ ترقی دارین پر چڑھین گے۔ اور دامنِ مقصد کو گلِ کامیابی سے پُر کرلین گے۔ خدایا اُنہین توفیقِ رفیق عطا کر)

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ)

حسبِ ادراکِ خود لکھ کر اپنے مرشدِ شفیق و بدل رفیق حاجی حافظ قاری واعظ مولوی سید محمد عمر علیشاہ صاحب قبلہ قادری حسینی مدظلہ مسند نشینِ رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین پیش کیا عالمِ ربانی بعد ملاحظہ وپسند زبانِ گہربار سے فرمانے لگے کہ یہ مختصر و مفید ہے تشہیر اسکی ضرور ہے اگر فیصدی ایک مسلمان بھی اسپر عمل کریگا تو سرمایۂ سعادت سے بھرہ یاب ہوگا۔ باوصفِ ضعفِ حال و عدمِ استطاعت کے اس ارشاد ہدایت بنیاد کی تعمیل واجب گیگئی۔ اور نام تاریخی اسکا

باغ وبہار عزیزی ۱۳۱۲ رکھا۔ الٰہی آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اولادِ علی علیہ السلام کے صدقہ سے اسکو زیورِ قبول سے زینت عطا کر۔

مین کوتاہی نکرین ۔ اور قطعی طور سے جانے کہ بخیل اللہ کا ولی
نہین ہوتا ہے ۔ الٰہی جو کچھ مجھے تو نے دیا ہے بروزِ حساب
اسکا حساب نہ ہو ۔ جن لوگون کو تو بے حساب بخشتا ہے ۔
اُسی گروہ مین مجھے بھی شامل کر ۵ روزِ حساب مجھہ کو
نہین ڈرِ حساب کا ۔ فدوی ہون مین جناب رسالت مآب کا
۵ یا الٰہی فضل کرنا مصطفٰے کیواسطے ۔ یا محمد آپ شافع ہون
خدا کے واسطے یا ستّار جسطرح دنیا مین میری تو نے ستاری
کی ہے عاقبت مین بھی پردہ دری نہ کرنا اٰمین ۵
سہارا یا رسول اللہ دینا پسر سے بھاگتا جس دن پدر ہو
میرے پاس اندوختہ نہین ہے (بعوض مال و متاع دنیا کے
مین اپنی اولاد کو خدا اور رسول خدا پر سپرد کرتا ہون ۔ بہت
سی گذر گئی بالکل تھوڑی باقی رہ گئی ہے) لہذا انکے لئے
جو نصائح لاقیمت قلمبند کر دیا ہون یقین دلاتا ہون کہ اِسپر

وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ علما پر فخر کرنے کیلئے۔ اور کمینوں سے
لڑنے کے لئے۔ اور لوگوں کے منھ اپنی طرف پھیرنے کیلئے
(نام کے لئے) اور لوگوں کا مال لینے کیلئے (۳) اپنے
علاقوں کو کم کرے اہل و اولاد و وطن کا بھی خیال کم کرے۔
کیونکہ جب فکر و خیال پریشان ہو تو پھر درکِ حقایق سے قاصر رہا
مقولہ ہے اَلْعِلْمُ لَا یُعْطِیْكَ بَعْضَهٗ حَتّٰی تُعْطِیَهٗ
كُلَّكَ (۴) سستی کو چھوڑے اور راتوں کو جاگنا
اختیار کرے اور موت کے آنے سے نہ گھبرائے کیونکہ وہ لذات
فانیہ کو منقطع کرتی ہے نہ باقیہ کو (۵) اور یہ عزم و نیت
کر لے کہ آخر عمر تک سیکھتا ہی رہونگا مقولہ ہے اَلطَّالِبُ
مِنَ الْمَهْدِ اِلَی اللَّحْدِ اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو فرماتا ہے وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنے کہو اے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میرے پروردگار میرے علم میں

ریاکاری سے بچالے خلوص عنایت فرما اور قاری و سامع کے
غنچۂ دل کو نسیمِ توفیق سے شگفتگی بخش آمین یا ربّ العالمین

مقدمۃ العزیز جاننا چاہیے کہ تحصیلِ علم کے شرایط ہین (۱) طالبِ علم کو چاہیئے کہ بُرے اخلاق سے پاک ہووے جیسا کہ فرشتے جس گھر مین کُتّا ہووے نہین آتے ہین اوسیطرح کلابِ باطنی جس دل مین ہون یعنے اخلاق رذیلہ تو وہان بھی فرشتون کا گذر نہین ہوتا ہے **خلیق**

ملک آتے نہین جس گھر مین مورت ہو تو صد حسرت
کہ خود ہم قصرِ دل مین غیر کی تصویر رکھتے ہین

(۲) خالص اللہ کے لئے طلب علم کرے - اور کسی کے پسند کرنے کی طمع نہ رکھے - بلکہ نیت کرے کہ جاہل کو سکھلاؤنگا اور غافل کو بیدار کرونگا - اور گمراہ کو راہ دکھلاؤنگا **حدیث شریف** ہے کہ جو شخص چار باتون کے لئے علم سیکھتا ہے

متعلقین کی سب کی تعظیم کرے (۷) جو پڑھتا ہے اوسکے
مسائل ابتدا سے انتہا تک دلائل سے خوب سمجھ لے اور کبھی کسی
علم مین یہ نہ خیال کرے کہ مجھے اسقدر حاصل ہو گیا کہ جس پہ
زیادتی ممکن نہین ہے اس خیال سے آدمی ترقی سے محروم رہتا ہے
(۸) کبھی کسی علم کی مذمت نہ کرے اور اوسکو برا نہ سمجھے بلکہ
اگر ہو سکے تو ہر علم کی غایت اور اوسکے مقصد کی طرف مطالعہ
سے اجمالی نظر ڈالے اور جس کسی علم کی جانب طبیعت مائل ہو تو
اوسیکو سیکھے تکلف سے دوسرے علم کو نہ حاصل کرے۔
کیونکہ ہر ایک شخص سیکھنے کے لایق نہین اور جو کسی علم کے
سیکھنے کے لایق ہو تو سارے علوم کے سیکھنے کے قابل نہین
ہو سکتا بلکہ کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ہے اور جب سب
علوم کی طرف طبیعت کا میل برابر ہو۔ اور اسباب بھی موافق
زمانہ مساعدت کرے تو سب مین تجرید اکرے کیونکہ

زیادتی عنایت فرما۔ ہان جب ایک علم سے طبیعت پرملال
آجائے دوسرے علم کی طرف رجوع کرے (۶) اوستاد
کی طلب مین سفر کرے لیکن ایسا اوستاد پیدا کرے کہ جس کا عقیدہ
صحیح ہو۔ شریف ہو۔ دنیا مین منہمک نہو کیونکہ پہلے آدمی کے
اوستاد کا ذکر ہوتا ہے جو وہ بزرگ صاحبِ مرتبہ ہو تو اوسکی
بھی بزرگی ہوتی ہے۔ اور جب ایسا اوستاد مل جاوے تو خود کو
اوسکے تفویض کردے۔ اور اوسکی بات کو اِسطرح یقین کرے
جیسے بیمار طبیب کی بات مانتا ہے۔ اور اوسکی خدمت سے
تکبر نہ کرے کیونکہ حدیث ہی مَن لَم یَحتَمِل ذُلَّ التَّعَلُّمِ
سَاعَۃً بَقِیَ فِی ذُلِّ الجَہلِ اَبَداً یعنے جو ایک گھڑی
کے لئے تعلیم کی ذلّت کو نہ قبول کیا وہ ہمیشہ ذلتِ جہالت مین
پڑا رہا۔ اور اپنے اوستاد کی تعظیم و توقیر کرے اور اوسکے حق کو
مان باپ کے حق سے بڑھکر سمجھے اور اوسکی اولاد کی اور اوسکے

ہین ایسے ہی حضرات دین کی مٹی خراب کر رہے ہین ضَلُّوْا
وَاَضَلُّوْا (یعنے گمراہ ہوے اور گمراہ کر رہے ہین) اِنہین
کی شان ہے - پہر لطف تو یہ کہ جب آپ عربی سے عاری ہین
اِس لئے اوسکے دشمنِ جانی ہین مَنْ جَهِلَ شَیْئًا عَادَاہُ کا
حال ہے - اپنے اخبارون مین لکچرون مین علما و مشایخین کی ہجو
کرکے اپنے اعمال نامے سیاہ کر رہے ہین کیونکہ یہی دو گروہ ہین
جو اونکو ہدایت کی راہ پر بلا رہے ہین تو اونکا ارادہ ہے
کہ اِنہین کی عظمت قلوب سے اُٹھا دی جاے تو پہر بات
خوب بن آے - جو دل مین آیا مسائل گھڑا کیجے - چارون امامون
کی تقلید چھڑا کر اپنے مقلد بنا لیجے - اگرچہ انگریزی کو دنیا کمانے
کے لئے پڑھا - لیکن اب دین سے ہاتھ دھونا پڑا - شکم پرستی
ایسی سوجھی کہ خدا پرستی چھوٹی - کاش اپنے عقائد سے پہلے
پورے واقف ہو کر اس مُردار دنیا کے کُتّے کی طرح طالب

جس شخص نے کسی چیز کو نہ جانا وہ اوسکا دشمن ہو گیا

علوم باہم ایک دوسرے کے معاون ہوجاتے ہین لیکن ایک
علم کو جب تک پوری طور سے مستحکم نہ کرلے دوسرے کی طرف
نہ متوجہ ہو تاکہ مذبذب ہوکر سب سے محروم نہو جاسے ۔ اور اگر
فی نفسہ کوئی علم (انگریزی وغیرہ) برا ہے تو اوسکی تحصیل مین
ادنٰی فائدہ یہ ہے کہ اوسکے قائلین کا رد کرے لیکن یہ اوسوقت
ہے کہ جب عقاید اسلامیہ ذہن مین خوب راسخ ہوے ہون
ذہن بھی تیز ہو شباب کا عالم ہو ۔ وقت مین گنجایش ہو
نہین تو **خبردار** ضروری علم پر کفایت کرے اور وہ وہی
علم ہے جس سے اللہ کا تقرّب حاصل کیا جاتا ہے اور مبدأ
و معاد اور معاملات و عبادات اور اخلاق و عادات کے
لئے جو ضروری ہے ۔ برخلاف آج کل کے نئے مہذّب
جنکو قرآن کا ایک پارہ صحیح پڑھنا نہین آتا لیکن انگریزی کے
ایم اے ۔ ہین اور لکچر دینے مستعد ہین ناولون مین عمر برباد کرتے

کہ اوس پر آدمی کو اعتماد ہے (١١) جو علوم کہ آلہ اور واسطہ ہین اوس مین زیادہ عمر نہ خراب کرے کیونکہ علوم متداولہ دو قسم ہین ایک وہ علوم ہین جو مقصود بالذات ہین جیسے شرعیات اور ایک وہ علوم ہین جو علوم شرعیات کا آلہ اور واسطہ ہین جیسے نحو وصرف تو جو علوم کہ مقصود بالذات ہین تو اوس مین جس قدر محنت کی جاے اوسیقدر طالب علم کو فائدہ اور ملکہ حاصل ہوگا۔ برخلاف علوم واسطہ کے کہ وہ دوسرے علوم کے حاصل کرنے کے آلہ ہین اوس مین زیادہ کلام کو وسعت نہ دے تا مقصود تک پہونچنا نہ ہوسکے اور یہ مشغول ہونا بھی لغو ہوجاے اور عمر عزیز ضایع ہوجاے جیسے متاخرین نے نحو ومنطق مین وہ کلام کو وسعت دی ہے اور اسقدر اوسکے تفریعات ومسائل کثرت سے لکھے ہین کہ وہ واسطہ جاکر مقصود بالذات ہوگئے ہین تو ایسی تعلیم مبتدیون کو مضر ہوتی ہے۔ کیونکہ جب اسی مین عمر فنا ہوگئی تو

ہوتے تو پھر بھی ایک بات تھی (۹) یہ بھی تعلّم کی شرط ہے
کہ اپنے ہم سبق لوگون سے اوس درس کا مذاکرہ اور اعادہ کرے
چنانچہ مقولہ ہے اَلْعِلْمُ غَرْسٌ وَمَاؤُهٗ دَرْسٌ لیکن
طالبِ ثواب ہو۔ اور مقصود اوس سے اظہارِ صواب ہو۔ (۱۰)
کوشش و سعی مین کمی نہ کرے ہمت قوی رکھے۔ ان دو پرون
سے آدمی کمالات کی بلندیون پر پہونچ سکتا ہے اور آج کا کام
کل کے لئے نہ اوٹھا رکھے کیونکہ ہر دن کا ایک شغل ہے۔ اور ہر وقت
دوات و قلم یا نہین تو سرمائی قلم و کاغذ اپنے ہمراہ رکھے۔ جو
کبھی فوائد سُننے مین آئین اوسکو قلمبند کرے۔ کیونکہ علم صید ہے
اور کتابت یعنے لکھنا قید ہے اور جہان تک ہوسکے علم کو
یاد کرے کیونکہ علم وہی ہے جو خواطر مین حاضر ہو نہ یہ کہ دفاتر
مین ہو۔ علم در سینہٗ خویش باید نہ کہ در حرم مَشق۔ بلکہ لکھنے سے غرض
یہ ہے کہ جب بھول جاوے تو اوسکی طرف رجوع کرے اسلئے

له جاننا پودا ہے اور اوسکا اعادہ پانی ہے

بعد اسکے علم تصوف کا شوق و ذوق مبارک ہے بعضون کو دیکھا ہون
کہ چند باتین اُس فن کے یاد کر کے احکامِ شرعیہ سے بے نصیب اور
سلوک کی راہِ ترقی سے بے بہرہ رہکر گرفتارِ وبال و نکال آخرت
ہوئے ہین چنانچہ جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ۔ ؎

مکن با صوفیانِ خام یاری ۔ کہ باشد کارِ خامان خام کاری
چو در خامی شود میوہ بریدہ ۔ بماند تا قیامت نارسیدہ

طالبِ حق تکمیل سلوک سے آرام و قرار نہ پاوے ۔ ورنہ اُس میوۂ
خام کے مانند تا قیامت پختہ نہ ہوگا ۔ چہ جائے کہ ابتدا از احکام
اسلام کو ترک کرے اور بترکِ لباس چند مزخرفات مشایخانہ
مجنونانہ یاد کر کے خود گمراہ ہے سو ہے دوسرے کو بھی گمراہ کرے ۔
الغرض آگاہ ہو کہ جو شخص بعد حصولِ علمِ ظاہری یعنی عقاید و فقہ
شرعیہ وغیرہ و استقامت عمل کے خواہش علم حقیقت یعنے
تصوف کی کرے ۔ اوّل اسکو چار عنوان کیمیائے سعادت جو

دامنِ ارمان مین گُلِ مقصد کب آئیگا تو آدمی کو ضرور ہے کہ علوم
واسطہ مین تبحّر نہ پیدا کرے اور اوسکے بہت سے مسائل یاد کرنے
مین عمرِ عزیز نہ برباد کرے - ان گیارہ شروط پر تعلم کے ہم کفایت
کرتے ہین اسیطرح تعلیم کے بھی شرائط ہین - کشف الظنون وغیرہ
مین بسط سے مرقوم ہین - لیکن تعلیم و تعلّم سے مقصود حق سُبحانہ تعالےٰ
کی معرفت ہی جو انواعِ سعادت کی اصل اور غایتون کی غایت ہے
جسکو علمِ یقین کہتے ہین اور یہ صوفیہ کے لئے خاص ہے -

ایعزیز جو شخص علم تصوف حاصل کرنے کا عزم بالجزم رکھے
اس کو بہت ضرور ہے کہ اول علمِ عقاید اور فقہ شرعیہ سے بخوبی تمام
آگاہ و خبردار ہو (کہ اگر کوئی اعتراض کرے تو اسکو جواب کافی
دے اور قایل کر سکے) اسپر خود بھی عامل ہو - اوامر و نواہی صوم
وصلوٰۃ وغیرہ احکام شرعیہ برغبت و طوع دل بجا لانے کا عادی
ہو اور بجز ادائی اسکے دل کو قرار نہ ہو - اور ترک اسکا بہت دشوار ہو

بشرح وبسط تمام بدفعات طبع ہوئی ہے ۔ ہ

اندہون کو کردے بینا روشن ہو جس سے سینہ
نایاب ہے خزینہ حضرت کی ہے کرامت

اور رسالۂ اختصار فی فوایداسرار و غایت المرام فی توحید رب الانام مولفہ اخوی معظمی استادی شاہ محمد محی الدین صاحب وشرح العزیزی خاطر قادری نوراللہ مرقدہ پڑہے (یہ شیخ بھی اپنے زمانہ مین یگانہ تارک دنیا وذاکر شاغل عارف باللہ تھے) اگر اور زیادہ شوق ہو تو بہت سے کتب ہین کہان تک لکھون اور اصطلاحات صوفیہ سے واقف و آگاہ ہو ہ اصطلاحا تیست

مرا اہل را ✤ زان نصیبے نیست اہل قال را ✤

الغرض صرف علم حقایق چندان نفع نہین بخشتا ۔ جسقدر عمل سے اسکے فایدۂ عظیم حاصل ہوتا ہے ۔ عمل کو اِس علم کے سلوک کہتے ہین ۔ بیانِ سلوک کیمیاے سعادت وغیرہ کتب

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف ہی بہ تحقیق تمام
تعلیم پایا اور اسکا مضمون بخوبی سمجھنا نہایت ضرور ہے ۔
بتدی کے لئے فوائد کثیرہ ہین بجز اسکے گذیر نہین ۔
بعد ازان منجیات اُسی کتاب مستطاب سے فصل ذکرِ موت و
محبتِ اللہ تعالیٰ شانہ برغبت وخواہشِ تمام پڑھے ۔ کیونکہ
علمِ توحید عجیب دولت ولذیذ نعمت ہے ۔ کسی قسم کی نعمت
کیون نہ ہو ۔ بجز اشتہاء صاف لذت اسکی تماماً وکمالاً محسوس
نہین ہوتی ۔ باقی حالِ محبت الٰہی تعالیٰ شانہ کی خواہش وہ شخص
کرے جو بکثرت استعمالِ معجون شور و تلخ و تیز سے اپنی اشتہا
کو پاک وصاف کرے ۔ خصوصاً معجونِ ذکرِ موت سے ۵
موت نامنظور و نامحبوب ہے سرکشون کو نرم کرنے خوب ہے
بعدہ تحفہ صوفیہ وعقاید صوفیہ ولوائح شریف اور نیز
رہبر طریقت مولفہ قدوۃ الاتقیا حضرت مرشدی مدظلہ

اُس علم سے ہے۔ قباحتِ مرض و قدرِ صحت سے بے بہرہ ہے
تو نفع متصور نہ ہوگا کیونکہ کمالِ لاعلمی اور بے خبری اخذِ فیضِ طبیب سے
محروم و ناکام رکھتی ہے { مجملاً و مختصراً آداب شیخ یہ ہین کہ مُرید پر
واجب ہی کہ ظاہر مین شیخ کی مخالفت نہ کرے اور باطن مین اوسپر
اعتراض نہ کرے۔ ظاہری مخالفت کرنے والا اوس کے آداب کا
تارک ہی اور باطن مین اعتراض کرنیوالا اوس کے عتاب کا مستحق ہے
بلکہ اپنے مرشد کا طرفدار ہوکر اپنے نفس کا دشمن بنے اور اوسکو مخالفت
ظاہری و باطنی سے شیخ کے روکے اور اکثر یہ پڑھا کرے
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ
رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ اور سمجھے کہ یہ میرے اور خدا کے درمیان وسیلہ
اور واسطہ ہے اور سبب ہے اوس تک پہونچانے کا یہ جیسے
کسی بادشاہ کے پاس جانا ہوتا ہے تو اوس کے مقرب یا درباری

مین شرح و بسط مندرج ہین العلم دانستن العمل محنت برداشتن الیغر نیز فنّ تصوف مین صدہا بلکہ ہزارہا کتب موجود ہین جنکی انتہا نہین عمر و اوقات عزیز کا اُنکے پڑہنے مین صرف کرنا محض بے سود متصور ہے جبکہ طالب کے دل مین طلبِ حق دامنگیر ہو تو مرید ہونا اور خود کو تفویض مرشدِ کامل کر دینا فرض سمجھے۔ اگرچہ مرشدِ کامل کا ملنا دشوارِ عظیم ہے۔ ؎

ای بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستی نباید داد دست

ولیکن ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ (پارہ (۲۸) سورہ جمعہ) جبکہ بافضالِ الٰہی تعالیٰ شانہ مرشدِ کامل ملے۔ اُسکے تفویض اپنے کو اِسطرح کرے۔ جس طرح بیمار اپنے کو طبیبِ حاذق کے سپرد کرتا ہے۔ مگر آداب طبیب کے نزدیک جانیکے۔ اور علمِ حذاقت طبیب اور علاج کا طریقہ اور نگاہ رکھنا احکام کا اُسکے پرہیز و غیرہ سے خبردار ہونا نہایت ضرور ہے اگر لاعلم محض اور بیگانہ

نہ پلٹے کیونکہ سچا نہین پلٹتا ہے - اور کوئی کرامت سے خوش ہوکر
اپنے معشوقِ حقیقی سے منہ نہ پہرلے یہانتک کہ اوس تک
پھونچ جاسے آب ایسے وقت مین کرامت مضر نہین ہوتی اب تو
خود اوسکی ذات کرامت ہوگئی ہے اور ہر حرکت وسکنت اوسکی
نصیحت ہے - اور سب اللہ کے افعال اوسمین جاری ہوتے ہین
جسمین عقل حیران ہوتی ہے - لیکن جہانتک ہوسکے اپنے کرامات کو
چھپاتا جاسے - اور یہ بھی اسکو لازم ہے کہ مقاماتِ کوتاہی سے
سے دور رہے - اور خود کوتاہ نظرون کی صحبت سے جو قیل وقال مین
گرفتار ہین پرہیز کرے - اور ہمیشہ کی ذلت سے اور محرومی و ربھوک
اور گمنامی اور لوگون کی مذمت سے راضی رہے - اور اپنے ہم صحبتون
کو اور معاصرین کو مقدم کرتا رہے اور اونکے اکرام و بزرگی کرے
اور شیوخ و علما کے پاس اونکو بڑھاوے آپ بھوکا رہے اونکو
سیراب کراوے سب کو عزت دے اپنے حصہ مین ذلت اختیار کرے

شخص سے مل کے وہان کے سب آداب سیکھتا ہے اسی طرح اوسکو

سمجھے ۵ مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسید پا ہاے

دردستِ کبوتر زدو ناگاہ رسیدہ اسوقت تصنیف پیر دستگیر

سلطان الاولیا حضرت غوث الثقلین غنیۃ الطالبین سے

تبرکًا کچھ آداب مُرید نقل کئے جاتے ہین اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھکو

توفیقِ عمل دے۔ آپ فرماتے ہین کہ سلف صالحین کا پہلے اعتقاد

حاصل کرے۔ کتاب و سنت کو اپنے دونو بازو بنالے جس سے

وہ اُڑکر راہ سلوک طے کرکے واصل الی اللہ ہو جاے۔ پھر کوشش

واجتہاد کرے اور دلیل و ہادی کو پیدا کرے کہ نفس کے غلبات

و خواہشات اور تکلیفات و ظلمات مین وہ اوسکا مونس بنے اور

اوسکو سیرِ سلوک مین کہین توقف اور ٹھہرنے نہ دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا پھر کسی

رنج سے یا کسی ملامت کرنے والے کی سنکر اپنے ارادہ اور ہمت سے

جانماز تہ کر ڈالے اور خدمتِ شیخ کے لئے مستعد رہے یا اپنی
جانماز اوسکی جانماز سے ملا کر نہ بچھاوے مگر اوسکے حکم سے کیونکہ
یہ بھی صوفیہ کے پاس بے ادبی ہے۔ اور مُرید کو چاہیئے کہ کوئی مسئلہ
شیخ کے سامنے پیش ہووے تو سکوت کرے گو اوسکا پورا
جواب اسکو یاد ہے بلکہ اس کا منتظر رہے کہ شیخ کی زبان پر اللہ تعالے
کیا جاری فرماتا ہے پہر اوسی کو قبول کرے اور اوسی پر عمل کرے
اگر شیخ کے جواب مین نقصان ہووے تو اللہ کا شکر کرے کہ
مجھے اپنے علم سے سرفراز فرمایا اور اوسکو چھپاوے۔ اور کبھی
نہ کہے کہ فلان مسئلہ مین شیخ نے خطا کی۔ اور نہ اوس سے مباحثہ
کرے اور جو غلبہ مین ایک دو کلمہ نکل گئے ہون تو اوسکا تدارک توبہ
اور سکوت سے کرے پہر دوبارہ نہ کرنے کا عہد کرے اور
یہ بھی اعتقاد کرے کہ شیخ سے بہتر اِن شہرون مین کوئی نہین تاکہ
اوس سے فائدہ اُٹھاوے۔ اور اوسکی مخالفت سے بہت ڈرے

مرشد کے پاس حاضر ہونے مین جو کچھہ تکلیف و ذلت پھونچے اوسپر
صبر کرے - اللہ کے سوا کوئی اوسکا مطلوب نہ ہووے - جس مین یہ
صفتین ہون وہی سچا مرید ہے اور یقین جانے کہ اللہ کی عادت
آدم سے لیکر قیامت تک یون ہی جاری ہوئی ہے کہ شیخ و مرید صاحب
و مصحوب تابع و متبوع ہوتے رہتے ہین - جب اللہ تعالی نے
آدم کو پیدا کیا سب نام اونکو سکھلایا پھر آدم نے فرشتون کو
سکھلایا پھر ہمیشہ صحابہ و تابعین اولیاء و صدیقین مرشد و مرید و استاد
و شاگرد ہوتے رہے ہے - پس مرشدین ہی ہین کہ خدا کی راہ دکھلاتے
ہین مگر بعضے شاذ و نادر بے مرشد کے بھی مقامِ مقصود تک پھونچ سکتے
ہین مگر بہت ہی نادر (اَلنَّادِرُ کَالْمَعْدُوْم)
اور یہ بھی آدابِ مرید سے ہے کہ شیخ کے سامنے بات نہ کرے مگر
بضرورت - اور اپنی تعلی شیخ کے سامنے نہ کرے اور اپنی جانماز
اوسکے سامنے بچھا کر نہ بیٹھے مگر نماز کے وقت نماز ہوتے ہی

کیڑون کو اپنے مانند بنا لیتی ہے۔ مرشدِ کامل بھی صادق العقیدت
مُرید کو اپنے رنگ مین رنگ لیتا ہے۔ اپنے مرشد کو خدا کا
ولی اور اوسکی صحبت کو عزیز ترین عبادات اور مغتنمات سے
تصور کرے ؎ یک زمانہ صحبتے با اولیاء بہتر از
صد سال طاعت بے ریا ۔ ایعزیز حاصل ولایت رجوع بحق
و حاصل رسالت رجوع بخلق و حق ہے پس ہر ولی درجہ رسالت کو
نہین پھونچتا۔ ولیکن ہر رسول کو درجۂ ولایت حاصل ہے۔
اگرچہ اولیاءِ کرام کو درجۂ رسالت حاصل نہین ہے مگر بطفیلِ
پیغمبرِ ما صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق تعالی نے ان بزرگون کو
وارثِ انبیا علیہم السلام بنایا حدیث مین بھی اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ آیا
ایعزیز سلوکِ ناقصہ مین اجازت خلافت کی حاصل کر کے
سجادۂ شیخی پر بیٹھنا ہرگز لایق و سزاوار نہین ہے۔ فی زمانا
بعضے مشایخین دیکھے گئے ہین کہ مُرید کرتے ہین مگر اس علم سے لطف

کیونکہ مرشدین کی مخالفت زہرِ قاتل ہے اور عام ضرر ہے نہ صراحت
سے مخالفت کرے نہ تاویل سے اور کوشش کرے کہ اپنا کوئی
حال اور کوئی سِر اوس سے نہ چھپا رہے اور جو کچھ شیخ مُرید کو حکم
کرے دوسرے کو اوسپر آگاہ نہ کرے۔ اور جو شئے اللہ کے
لئے چھوڑے پھر اوسکو نہ اختیار کرے اہل طریقت کے پاس یہ
بڑا گناہ ہے۔ اور جو کسی حکم مین شیخ کے قصور ہوا ہو تو شیخ سے
ہی اوسکا تدارک پوچھے جو اوسکی رائے ہو اوسپر عمل کرے وغیر ذلک
اگر اور زیادہ خواہش ہے تو مطالعۂ ترجمۂ آداب الشیخ للشیخ حضرت
شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے مستفید ہون۔
پس ضرورتاً ایسا طالبِ مولا چند فصول کیمیاے سعادت جسکا
بیان اوپر گذر چکا مع اُس رسالہ جسمین تنزلات اور مسائل عینیت و
غیریت ہو پڑھے اور رجوع اپنے مُرشد سے کرکے بیعت کرے
کافی ہے۔ جس طرح کہ اکسیر تانبے کو رنگ دیتی ہے اور ڈکوری

مراد تلافیِ مافات ہو ہر روز زہد و تقویٰ بڑھتا جائے ایک حال سے
دوسرے بہتر حال کی طرف اور ایک مقام سے دوسرے
اعلیٰ مقام کی جانب منتقل ہوتا جاے تا سیر الی اللہ کامل ہو کر
سیر فی اللہ شروع ہو۔ پھر سیر من اللہ کی طرف عود کرے
یا کم از کم توبہ پر اڑا رہے۔ پھر مرتکب گناہ کا نہ ہو جس طرح حجِ
مبرور کی علامت بعد ادائیِ حج پابندیِ صوم و صلوٰۃ کی ہے
توبۂ نصوح کی شناخت بعد بیعت اصلاحِ حال متصور ہے) چنانچہ
میرے پیر و مرشد خدا انکی عمر و عرفان مین دن دونی رات چوگنی
ترقی عطا کرے کہ مریدون کی تعلیم و تربیت مین سعیِ بلیغ روزینہ
کے علاوہ ہفتہ واری مہواری سالواری بطرزِ لطیف و طورِ
مناسب فرماتے ہین کہ نہ کسی کے آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے
سُنا ہوگا۔ حضرت کے خدام مین ایک سے ایک بڑھے چڑھے
ہوے ہین مگر یہ ناتوان بدنام کنندۂ نکو نامے چند صرف برائے نام

سے خود بے خبر۔ طریق و تربیت طالبین و کنار افسوس ہے
انکے تباہ حالی پر ؎ شیخ چون دو مرید می یابد
سر ز فکر معاشش بر تابد قلبہ رائی کند ازین دو گاؤ
زان زراعت خورد ہمیشہ پلاؤ یعنے شد از گدائی ہرچہ حصول
پیش مرشد برند در کشکول تفصیل اسکی تطویل چاہتی ہے
اِس مختصر ترمین اسکی گنجایش نہین دیگر کتب سے معلوم کرلین
کہ لایقِ شیخی کون اشخاص ہین۔

قرونِ سابقہ مین بعد سلوک و تصفیۂ قلب و محنتِ شاقہ و مجاہدۂ
کافی مریدون کو اسرار و حقایق سے ارشاد فرماتے تھے۔
سرعت سے کارگر ہوتا اور فائدہ سریع بخشتا تھا۔
زمانۂ ہدایت ترجمان قدوۃ الاتقیا مرشدنا مدظلہ بنظرِ مصلحت و
خاص ضرورت و قصورِ ہمم طالبین۔ محض افاضۂ برکات ہر شخص
سے بعدِ استخارہ بیعت لیتے و مُرید کرتے ہین۔ (بیعت سے

اسطرح مشغول ہووے اول لا معبود الا اللہ دوم لا
مقصود الا اللہ سوم لا فاعل فی الوجود الا اللہ
چہارم لا موجود الا اللہ۔ تا توحید ایمانی اور توحید علمی
اور توحید حالی اور توحید الٰہی حاصل ہووے۔ جسوقت کہ لا
معبود الا اللہ سے مشغول ہووے دل سے تمام معبودات
باطلہ نکالدیوے اور وہ حق مین مسلمانون کے تین چیزہین۔ دنیا اور
خلق اور نفس کی خواہش یعنے انقیاد نہین کرتا ہون مین اور فرمانبردار
نہین ہوتا ہون مین مگر اللہ تعالی کا امورِ دنیاوی سے کسی چیز کا
پابند نہین ہون مین ہر وقت خطرہ امورِ دنیا کا دفع کرنا چاہیئے
اور خلق کو عمل مین شریک نکرے یعنے خطرہ ریا اور سمعہ کو عمل مین
آنے ندیوے اگر دل مین عمل کے وقت جو مخلوق گذرے کہ دیکھتی
ہے اور سنتی ہے وہی معبود اوسکا ہووے نہ اللہ تعالے۔
اور ہواے نفس کو معبودیت سے نکالے یعنے جس چیز مین

طریقۂ انیقہ مین شریک ہو گیا ہے وبس بوجہ ضعفِ حالی محنت سے عاجز و قاصر ہے۔ من نہ کردم شما حذر بکنید۔ ولیکن پیرو مُرشد کی معرفت و حقایق آگاہی کی کیفیت عرض کرنے ناچیز کے قلم و زبان مین طاقت نہین۔ الحق خاصانِ خدا چنین کنند۔ خیر آمدم بر سرِ مطلب ایعزیز شریعت مثل غنچہ کے ہے اور حقیقت مانند پھول کے پس غنچہ حکمِ بستگی رکھتا ہے اور پھول حکمِ شگفتگی۔ پس غنچہ و گل حکم مین ایک دوسرے سے جُدا ہے لیکن اصل مین ایک ہین۔ کیونکہ وہی غنچہ ہے کہ کھل کر پھول ہوا۔ اِسیطرح حقیقت کے بھی بعضے مسائل اگرچہ شریعت سے حکم مین جُدا ہین کہ وہ حکم ظاہر کا کرتی ہے اور حقیقت حکم باطن کا لیکن وہی شریعت اپنے کُنہ سے منکشف ہو کر حقیقت ہوتی ہے۔ مولانا شیخ فتح محمد محدث برہان پوری صاحبِ مفتاح الصلوٰۃ فتح الطریق مین لکھتے ہین جسکا خلاصہ اور ترجمہ یہ ہے کہ مُرید کو چاہئے کہ کلمہ کے معنے مین

کہ توحید ایمانی حاصل ہووے کہ اوس کے ساتھہ تفرد اوصاف الوہیت کے
یقین کرنیوالا ہووے جیسا کہ اہل سنت وجماعت فرماتے ہین کہ
پیدا کرنیوالا تمام افعال اور تمام بندون کا اللہ تعالی ہے - کچھہ اختیار
کسی مخلوق کو نہین جیسا کہ آیہ کریمہ - وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللهِ وَتَعَالَى
عَمَّا يُشْرِكُونَ ثبوت اختیار غیر حق کو شرک فرماتے ہین
نعوذ باللہ منہا - اپنے کو یا غیر کو اختیار تصور کرے تو اپنے کو
ساتھہ شرک خفی کے مشرک جانے اور جسوقت کہ ساتھہ توحید
اوصاف الوہیت کے یقین کرنیوالا ہووے اپنے کو مسلمان
جانے اور جسوقت کہ اسقدر ہوا لَا مَعْبُودَ اِلَّا اللّٰہُ تمام ہوا بعدہ
لَا مَقْصُودَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا مَحْبُوبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا مَعْشُوقَ
اِلَّا اللّٰہُ مین قدم رکھے اسوقت کسی مقصود کو باطن مین اپنے
راہ نہ دیوے اور مقصود تین چیز ہین اول بہشت اور جو کچھہ اسمین

یعنے تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ چھانٹ لیتا ہے مخلوق کو کچھہ اختیار نہین اللہ مشرکون کے شرک سے پاک اور برتر ہے ۱۲

خواہش نفس کی ہے جاہ اور عزت اور خود نمائی اور عجب اور کبر بلکہ تمام لذاتِ نفسانی دل سے مطلقاً دور کرے کسی خطرہ کو ان خطروں سے دل مین جانے نکرنے دیوے مگر اوس خطرہ کو کہ طرف حق تعالیٰ کے کھینچے رزقِ عبادت سے سوائے اللہ تعالیٰ کے بکلّی فارغ ہووے۔ جو خطرہ خطرات سے دل مین مضبوط ہوا ہے وہی حقیقت مین معبود اوسکا ہے جیساکہ بزرگان فرماتے ہین مَاشَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ ہرچہ در بند آنی بندہ آنی یعنے تو جسکے فکر مین ہے اوسیکا بندہ ہے اور حدیث صحیح سے بھی یہی معنے نکلتے ہین قَالَ[۱] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَتَعِسَ عَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ بلکہ نصّ قرآن سے بھی معلوم ہوتا ہے اَفَرَاَيْتَ[۲] مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ اور علامت صحت اس مین مشغول رہنے کی اول یہ ہے

[۱] دینار کا بندہ اور جادر کا بندہ خراب ہوا اگر دیجائے تو خوش ہوتا ہے نہین تو خفا ہوتا ہے ۱۲

[۲] کیا تو نے اوس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا ۱۲

افزون ز ہزار پادشاہی طلبم ٭ ہر کس ز درِ تو حاجتی می طلبد ٭
من آمدہ ام از تو ترا می طلبم ٭ علامت صحت اِس شغل کی یہہ
ہے کہ محبتِ حق سبحانہ تعالیٰ دل پر اوسکے اسطرح غالب ہووے
کہ یک طرفۃ العین اوس سے غافل نہووے اور بے اختیار
بسببِ ذکر کے حال اوسکا ایسا ہووے کہ کہا گیا ہے
از بس کہ خیالت بنظر می دارم ٭ در ہر چہ نظر کنم توئی پندارم ٭
اور یہ مقام تلوین ہے حال اور معنی صعقہ اور فریاد اِس جا عاشقوں
کا رنگ ہوتا ہے بعد اس سے بھی ترقی کرے کہ مطلبِ محض
رضائے حق ہووے جیسا کہ کہا ہے معشوقہ کہ شد
بکامہا مانعِ من ٭ گفتا کہ نہ بہ عاشقی لائق من ٭ وصل است
ز من کامِ تو آرے ہستی ٭ تو عاشقِ کامِ خویش نے عاشق من ٭
ہر فعل اور حرکت اور سکنت مین اوسکی رضا طلب کرے تا
جملہ افعال اور احکامِ الٰہی کہ تمام تقدیراتِ حق کہ نفس پر اوسکے

ہین حور و قصور دوم مقاماتِ کشفی کہ اولیا کو حاصل ہوتے ہین
مثلِ کشفِ قبور یا کشفِ قلوب یا کشفِ بلا وغیرہا جو کشوفِ
تسعہ ہین چاہیئے کہ کچھہ مقصود نہو وے مگر کشفِ ذاتی کہ مراد توحید
خاص سے ہے اور وہ شغلِ صوفیہ مین فنا فی اللہ کو کہتے ہین
اور جو مطلب دوسرے کہ دل مین آوے نفی کرے ؎
درین منزل بود کشف و کرامات ٭ ولے باید گذشتن زان مقامات
سوم تجلیاتِ قربی کہ اولیا کو ہوا کرتے ہین مثلِ ولایت
و قطبیت و غوثیت و غیر ذالک یہ بھی مقصود نہووے بجز وصالِ حق
کہ مراد اوس سے حضورِ صاحبِ معرفت ہے اور وہ توحید
حالی ہے۔ اگر ایکدم حضورِ حق تعالیٰ سے غافل ہووے ماتم اپنے
پر کرے اور ہمیشہ طلب اوسکی یہ ہووے ؎
یا وصالِ خود بدہ یا فارغم کن از مراد ٭ وعدۂ فردا رہا کن یا چنان
کن یا چنین ٭ ؎ یا رب ز تو آنچہ من گدا می طلبم ٭

بمعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی لَا حَوْلَ عَنْ شَیْءٍ
وَلَا قُوَّۃَ عَلٰی فِعْلِ شَیْءٍ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک مدت تک عامل ہووے
تاکہ یہ معنی دل مین قرار پاوے جب اس سے فارغ ہووے
تمام اسمائے حسنیٰ مثل لَا نَافِعَ وَلَا ضَارَّ وَلَا مُعْطِیَ
وَلَا مَانِعَ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰہُ تا نود اور نو نام کا تمام
شغل کرے بعد معنی نود اور نو نام کے فرمائے کہ موجودات
مین مشاہدہ کرے مثلاً جس جا منع دیکھے مانع اوسکو جانے زوبا
عطا دیکھے معطی اوسکو پہچانے اور نفع اور ضرر اور حرکت اور
سکنت بالکل پہلے واسطے سے بعدہ بلے واسطہ اوسی سے
پہچانے یہانتک کہ کوئی فعل کسی موجود سے مثل تاثیرات
جمادی یا نباتی یا افعال حیوانی یا انسانی انھون سے نہ جانے
بلکہ اللہ تعالیٰ سے جانے کہ متلبس ساتھ لباس کونی کے ہوکر
مظاہر مختلفہ مین رنگارنگی ظہور دکھلاتا ہے اس جا سالک کو

یا عالم پر جاری ہوتے ہین کچھہ اعتراض ساتھہ کسی وجہ کے وجوہات سے راستہ بناوے بلکہ جو کچھہ واقع محبوب سے ہے عین مطلب سمجھے وحقیقۃ المحبۃ ان تھب کلک لمن احببت اس جا درست ہووے جسوقت کہ بیماری یا خلاف نفس ظاہر ہووے جب مطلوب محبوب ہے محظوظ اور خوشوقت ہووے اور نتیجہ اس ذکر کا توحید علمی ہے کہ علم یقین سے حاصل ہوتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ بالیقین سمجھے کہ موجود حقیقی اور موثر مطلق سواے اللہ تعالی کے کوئی نہین اور تمام ذوات پرتو ذات اوسکے ہین اور تمام صفات پرتو صفات اوسکے ہین اور تمام افعال پرتو افعال اوسکے ہین اور یہ مرتبہ اوائل مراتب توحید اہل خصوص سے ہے اور بعدہ مرشد اوسکو لا فاعل فی الوجود الا اللہ فرما دیوے یعنی لا محرک ولا مسکن فی الموجودات الا اللہ

حقیقت محبت

توحید افعالی

ما ہر ذرہ مین ذرات موجودات سے کرے اور جانے کہ تمام
علویات اور سفلیات متحرک ساتھہ حرکتِ آلہی کے ہین اور وہ
سبحانہ تعالیٰ قیوم سب کا ہے کہ سب اوسکے ساتھہ قایم ہین اور
جب بسبب ذکرِ سابق کے سواے اوس کے کوئی محبوب
نرہا اسلئے ہر فعل مین فعلِ محبوب دیکھیگا اور اسوقت لذت
ہر فعل مین ایسی آئے جیسی کہ فعلِ معشوق ظاہری سے پس
با الفرض و التقدیر اگر کوئی گالی دیوے جانے کہ محبوب ساتھہ
اِس روش کے اپنے محب کو سرفراز کرتا ہے اور کسی وقت
کسی فعل ظاہری و باطنی مین افعالِ محبوب سے غافل نہ ہووے
اور منتظر رہے کہ محبوب اپنے محب کے ساتھہ افعالِ
موجودات مین کیا سلوک کرتا ہے اور کسی وجہ سے کسی فعل مین
اعتراض نکرے مگر اوس فعل مین کہ خلاف شرع ہووے تو
اپنے محبوب کے حکم سے اعتراض کرے معاذ اللہ

مدح و ذم برابر نظر آسے بلکہ بُرائی سے زیادہ خوش ہووے
اور بلا کہ مراد سختی او فقیری سے ہے نعمت جانے اور عیش و رخا کہ آرام
مراد دولت دنیاوی اور صحت بدن اور حظ نفس سے ہے
مصیبت جانے جیسا کہ حدیث صحیح ہے لَیْسَ بِمُؤْمِنٍ مُسْتَکْمِلِ
الْاِیْمَانِ مَنْ لَمْ یَعُدَّ الْبَلَاءَ نِعْمَۃً وَالرَّخَاءَ مُصِیْبَۃً
اور معنی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَاتَتَحَرَّکُ
ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کائنات مین مشاہدہ کرے بلکہ معنی
لَامَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ کے اس جا درست ہووے بعدہٗ
اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی افناء افعالی حاصل ہوگی کہ ہر فعل
اللہ تعالیٰ کا عین یقین سے دیکھیگا اور علامت قرار تصور
مذکور کی یہہ ہے کہ تمام موجودات یعنی جماد و نبات و حیوان
و انسان کی ہر حرکت و فعل کہ مشاہدہ کرے فعل و تصرف حق سبحانہٗ
تعالیٰ کا بے واسطے دیکھے اور معاینہ اسماء افعال حق سبحانہ و تعالیٰ

وہ مومن کامل نہین جو
بلا کو نعمت نہین سمجھتا
اور عیش کو مصیبت

استعمال کرے کہ تمام موجودات مین حیاتِ حق تعالی کو اور
علم اور سماعت اور بصارت مشاہدہ کرے اور کیفیتِ تصور
بہہ ہے کہ جانے جیسا کہ آفتاب کو نور ہے مثلاً وللہ المثل
الاعلی اسیطرح صفاتِ حق تعالی ابھی انوار رکھتے ہین
اول نورِ حیاتِ الہی مشاہدہ کرنے کہ تمام موجودات مین موافق
قابلیت کے ظاہر ہوا اور حیات حیات اوسکی ہے لیکن
ہر جا موافق قابلیت کے ظاہر ہوا اور اعیانِ ثابتہ جمادی
ونباتی وحیوانی وانسانی فیضِ حیاتِ آلہی کو قبول کیئے ہین
اور اعتقاد مین صوفیہ رضی اللہ عنہم کے تمام موجودات
حیات سے اوسکے حصہ رکھتے ہین لیکن بعضے جا ساتھ صورت
طبیعت کے ظاہر کہ ساتھ اپنے شعور نہین ہے اور بعضے
جا شعور اپنے سے ہے اور بس۔ اور بعض کو شعور ساتھ
غیر کے بھی ہے ساتھ شدت اور ضعف کے اور جب نورِ حیات

اپنی طبیعت کے خلاف ہونیکی صورت مین اگر اعتراض کرے
تو وقت ہات سے جاوے البتہ اسکا تجربہ بھی کیا گیا ہے
اور اس مقامِ وجود مین موحدِ مشاہدۂ جمالِ واحدِ حقیقی مین ایسا
مستغرقِ عینِ جمع ہووے کہ سوائے ذات وصفات و
افعالِ واحدِ حقیقی کے چشم باطن سے کچھہ دوسرا نہ دیکھے بعد
اوسکے تتمہ مین تجلیِ افعالی کے ساتھہ اس چار اسمون کے شغل کرے
لَا اَوَّلَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اٰخِرَ اِلَّا اللّٰہُ لَا ظَاہِرَ اِلَّا اللّٰہُ
لَا بَاطِنَ اِلَّا اللّٰہُ تا نظرِ تحقیق سے پاوے کہ

حق جانِ جہانست و جہان جملہ بدن ٭ توحید ہمین است دگر شیوۂ و فن ٭ بعد اسکے ترقی کرے ساتھہ تصورِ صفاتِ ذاتی کے

یعنی لَا حَیَّ اِلَّا اللّٰہُ لَا عَلِیْمَ اِلَّا اللّٰہُ لَا مُرِیْدَ اِلَّا اللّٰہُ
لَا قَدِیْرَ اِلَّا اللّٰہُ لَا سَمِیْعَ اِلَّا اللّٰہُ لَا بَصِیْرَ اِلَّا اللّٰہُ
لَا کَلِیْمَ اِلَّا اللّٰہُ ہر ایک امہاتِ صفات کو یہانتک

تجلیِ صفاتی

ہر ارادہ موثر نہووے اور تحقیق اسکی کلام صوفیہ مین بہت
ہے اور ایسا ھی باقی صفات مین ہر صفت کو علحدہ نور تصور
کرکے متصور ہووے تا تمام موجودات مین یہ صفات
مشاہدہ کرے اور اس مشاہدہ کے بلکہ مشاہدہ افعال کے بھی
تین مرتبے ہین علم الیقین یعنے کہ ہر فعل و صفت باالیقین
اوسی سے جانے اسطرح کہ کچھہ شبہ نہووے مرتبۂ دوم
عین الیقین کہ چشم دل سے کہ ہر فعل و صفت کہ دیکھتا ہے ایسا
سمجھے کہ کوئی چشم ظاہری سے کسی کو دیکھتا ہے سوم حق الیقین
کہ متصف ہووے کہ کبھی کبھی اپنے کو کہ نورِ خاص اللہ تعالیٰ
کا ہے بصورتِ نفس ناطقہ ظاہر شدہ دیکھے کہ عین نورِ مطلق
ہے اور تمام افعال فعلِ حق سمجھے بسبب اوسکے کہ خود عین
حق ہے پس فعلِ حق فعل اوسکا ہے اور فعل اوسکا فعلِ حق کا
ہے اور عین الیقین کے وقت مین قرب نوافل جلوہ گر ہوتا ہے

الہی تمام موجودات مین مشاہدہ کرے نورِ علم کو ساتھہ اوسی
وضع کے تصور کرے کہ ایک علمِ الٰہی ہے کہ تمام موجودات
مین ساری ہے اور تمام موجودات ساتھہ اوس علم کے عالم
ہین موافق قابلیتِ مختلف کے جیسا کہ حیات مین جانا گیا
اور جسوقت کہ یقین ہوا کہ سوا لنے اوسکے کوئی عالم نہین ہے
ارادہ مین بھی ایسا ہی تصور کرے کہ ساتھہ ایک ارادۂ الٰہی
کے تمام موجودات ارادہ کرنیوالے ہین اگر کوئی کہے جب
تمام جا مرید وہی ہے پس ارادۂ مختلف مخلوقات مین مراد سے
کس لئے ظاہر ہوتا ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ ارادۂ بیواسطہ مین
اوسکے اصلا بوجہٍ من الوجوہ تخلّف جائز نہین لیکن
ارادۂ بالواسطہ مین موافق واسطۂ مراد کے ظہور مین آتا ہے
کہ عادتِ الٰہی ایسی جاری ہوئی اور حکمتِ الٰہی موافق تقدیر
اوسکے ساتھہ اقتضاءِ اسماءِ متضادہ اوسکے ایسا تقاضا ہوا ہے

اپنے کو محجوب سمجھکر التجا ساتھ حقیقت اپنے کرے تا وہ بات
دور ہووے۔ بعد اوسکے بر وجہ عینیت تمام نور و نہ نام
کو استعمال کرے اور اسوقت مین مرشد اوسکو تصور لاموجود
الا اللہ فرماے کہ تمام موجودات مین ایک وجود مشاہدہ کرے
کہ قایم بالذات ہے اور تمام اعیان ثابتہ نور سے اوسکے قایم ہین بلکہ
عین نور اوسکے ہین کہ مراد نور واحدیت سے ہے اور اعیان
خارجیہ روح اور نفس اور بدن سے تمام قایم ساتھ عین ثابتہ اپنے
ہیں اپنے اور ہر عین ثابتہ کو قایم بالذات سمجھے اور مراد عین ثابتہ سے
اس جا حصہ وجود ہے کہ علم ساتھ اوسکے تعلق رکھتا ہے باعتبار
تعلق ساتھ علم کے معدوم ہے اور باعتبار تحقق کے موجود
اور اسکو اصطلاح صوفیہ محققین مین سر ربہ کہتے ہین اس جا
یہ معنے جلوہ گر ہوتے ہین ؎ در کون و مکان نیست عیان
جز یک نور ؛ ظاہر شدہ آن نور بانواع ظہور ؛ حق نور تنوع

اور حق الیقین کے وقت مین قربِ فرایض جلوہ گر ہوتا ہے
اور قربِ نوافل وہ کہ بندہ بسبب اوصاف حق تعالیٰ کے
متصرف ہے اور قربِ فرایض وہ کہ حق بواسطہ بندہ کے
فاعل ہے اس جا نام سالک کا متحقق ہوتا ہے اور تخلق
ساتھ اخلاق کے یعنے متصف ہونا ساتھ اوصاف کے
متحقق ہوتا ہے اور اسوقت موحد کو وجود اوسکا نظرِ شہود مینبا
نہ آوے یہانتک کہ اس توحید کو بھی صفت واحد دیکھے اور
اس دیکھنے کو بھی صفتِ حق سمجھے اور اپنی ہستی کو کہ موہوم تھی
نورِ ذاتِ حقِ مطلق مین مستغرق اور محو دیکھے اور ایک نورِ وجود
مطلق کا باطنون مین تمام اشیاء کے دیکھے کہ تمام تلبسات
روحی ومثالی وشہادی ساتھ اوسکے قایم ہے اور وہ متصور
ساتھ تمام صورتون کے ہوا ہے اور بالکل نام ونشان غیریت
ساتھ کسی جہت کے اوسمین راہ نپاوے معاذ اللہ اگر پاوے

ہہ کرتا ہی کبھی اپنے کو تمام موجودات مین متصرف پاوے و ساتھہ علنیت
جو حاصل ہے جیسا کہ قطرہ دریا مین گم ہووے اور ایسا ہی عین
ر لو بحرِ وجود مین محو پاوے اور تمام تصرفاتِ حق اوسکے تصرفات
ہے رو در و گم شو وصال این است و بس ؛ تو مباش اصلا
انیست و بس ؛ بعد اسکے نقش اسم ذات مین مشغول ہووے جیسا
ہر اور پوشیدہ نقشِ اللہ بصورت رنگِ آفتاب و یا ماہتاب دل
کیا جاوے ساتھہ علنیت کے کہ آپ اپنے نام کو دلِ صنوبری
یہ ایک مظہر مظاہر سے اوسکے ہی نقش کرتا ہی اور ایسا ہی تصور کرتا
ہی تا فانی محض ہووے اور تصرفِ واقعی ہات آوے اگر حصہ مین
ور بقا منہ دکھلاوے اور دعویِ انا الحق و سبحانی اس جا ظاہر ہوا
ہی اور ساتھہ توحید آلہی کے متصف ہوتا ہی چنانچہ حق سبحانہ تعالی ساتھ
وحدۃ اپنے ہمیشہ موصوف تھا اور ہی ساتھہ اوسی وحدت کے
حقیقتِ سالک موصوف ہوتی ہے اور اس جا سالک ساتھہ مرتبہ

ظہورش عالم تو توحید ہمین است دگر وہم و غرور۔ اس جا
ذکر خاصہ فقیر شاید کام آوے لا الہ الا اللہ الوجود
البحت القایم بالذات الظاہر بہذا لصفات
والاعتبارات یعنے نہین ہے موجود مگر وجود
بحت کہ قایم ساتھہ ذات اپنے کے ہے اور تمام صفات آلہی
بیست وہشت گانہ و اعتبارات کیانی بیست وہشت گانہ
ساتھہ اوسکے قایم ہین اور وہ ظاہر ہوا ہے ساتھہ صورت افراد
کے ازل سے ابد تک اور ہر لحظہ افراد لباس مین دوسری کے
اپنے کو آپ دکھلاتا ہے اور کہنے مین کہنے والا حق کو جانتا ہے
اور دوئی کو کسیطرح راہ ندیوے اور اس جا بھی امہات صفات
وجہ عینیت پر خیال مین رکھنا چاہئے تا توحید حالی ظاہر ہووے
اور حال توحید لازم ذات موحد ہووے اور تمام موجودات
حقیقی مین ایسا دیکھے کہ وہ واحد اپنے کو ساتھہ کمال استجلا کے

[illegible]

اور وقت مین یا رحیم کے کمالِ استجلا ساتھ کمال اوسکے مشاہدہ کرے تا کسی وقت کسی وجہ سے حق تعالی سے غافل نہووے ہر چند کام کاج سبب غفلت کا ہے لیکن سچا صادق آیا ہی فرمان رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللهِ - سبحان اللہ کیا راز ہے کہ کوئی شخص ہمراز نہین ہے بلکہ کوئی شخص ہی نہین ہے کہ ہمراز ہووے فَهِمَ مَن فَهِمَ انتہی ملخصہ یہ عاصی کان اللہ لہ کہتا ہے کہ یہ جو کچھہ بیان ہوا سالک کو شوق دلانے کے لئے ہے نہ تحصیلِ کمال معرفت کے لئے کیونکہ صوفیہ کے علوم و معارف ذوقی اور وجدانی ہین نہ نقلی و تقلیدی اور نہ عقلی و برہانی پس صرف گفتگو پر توحید کے خوش ہونا کمالِ جہالت اور غایتِ ضلالت ہے زبان سے کہنے اور وجدان سے پانے مین بڑا فرق ہے ہزار بار شکر کا نام لو جب تک نہ چکو زبان و حلق شیرین نہین ہوتے - طالب کو چاہئے کہ کمر اجتہاد کسے - اور

جبروت کے کہ عبارت واحدیت سے ہی پہونچیگا اور توحید حالی
مین سیر اوسکا ملکوت تک ہی اور توحید علمی مین ابھی ناسوت مین
بعدہ تجلیات و حالات ظاہر ہوتے ہین کہ کہنا محال ہے ہمیشہ چاہیے
کہ اسمائے ذاتیہ مین مشغول ہووے حی علیم قدیر یا اسمائے صفاتیہ
سمیع بصیر علیم یا دم سے اللہ کہے حاضر ناظر شاہد
حق تعالی کو جانے بلکہ ناظر و منظور ظاہر و باطن اول و آخر اوسیکو دیکھے
یا اسم دوسرا کہ جسمین حظ ہو دم سے کہے وایضاً یا اللہ یا حیُّ
یا قیومُ یا کہے یا اللہُ یا رحمنُ یا رحیمُ دم سے دلپر تصور
کرے اور تصور ہر ایک کا مرشد سے معلوم کرے اور وقت حی
مین وجودِ مطلق ساتھ تمام اسماءِ واحدیت کے تصور کرے اور
وقت مین قیوم کے تلبس ساتھ نفسِ رحمانی کے ساتھ صورِ اشیائے
کے تجدد امثال کی وجہ پر نظر مین لاوے اور ہمیشہ بلکہ ہر لحظہ
اسی قید مین ہے اور وقتِ یا رحمن کے کمالِ جلا تمام مشاہدہ کرے

اِس مطلوب کی تحصیل مین حسبِ مقدور کوشش کرے۔
شاید توفیق موافق ہووے اور سعادت مساعدت کرے

رباعی

ازساحتِ دل غبارِ کثرت رُفتن ‎ ‎ زان بِہ کہ بہ ہرزہ دُرِّ وحدت سفتن
مغرور مشو کہ توحیدِ خدا ‎ ‎ واحد دیدن بود نہ واحد گفتن

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مَنْ لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اٰدَمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

قطعۂ تاریخی

نامِ تاریخی۔ باغ و بہارِ عزیزی ‎ ‎ باغ باغ اس سے ہر اک کا دل ہوا الٰہی
۱۳ ۲ ۱
چنیر جب ہوگی محنت مری اور کمائی ‎ ‎ تو بھی راضی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تیرے مجھ سے ہون راضی

تحریر فی التاریخ ۲۹ شہر محرم الحرام ۱۳۱۲ ہجری روز سہ شنبہ

STATE CENT